

ع. ق. حقانی

## دارالعلوم کے کرم شب و روز

جامعۃ الازہر اور قاہرہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ محمد طیب النجار اور قاہرہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ حسین حمدی ابراہیم اور

اسلام یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ حسن حامد دارالعلوم حقانیہ اپنے تعارفی و مطالعاتی پروگرام پر تشریف لائے اساتذہ اور طلبہ نے دورویہ قطاریں بنا کر معزز مہمانوں کا پر جوش غیر مقدم کیا۔ اتفاق سے ان دنوں دارالعلوم کے ششماہی امتحانات شروع ہو چکے تھے، اور جن طلبہ کا اس روز پرچہ تھا وہ امتحان گاہوں میں اساتذہ کی زیر نگرانی مصروف کار تھے مہمانوں نے آتے ہی سب سے پہلے امتحان گاہوں کا معائنہ کیا۔ پرچہ سوالات اور ان کے جوابات دیکھ کر حد درجہ مسرت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد دارالعلوم کے مختلف شعبوں، کتب خانہ، الحقی، مؤخر المصنفین اور دارالتصنیف تشریف لائے اور ہر جگہ ایک خاص حفظ محسوس کیا۔ پھر بعض دارالاقاموں (طلبہ کے ہاسٹلوں) کا معائنہ کرتے ہوئے جب تعلیم القرآن مڈل سکول پہنچے تو طلبہ ان کے فکدستوں، پر جوش نعروں اور عربی مکالموں سے معزز مہمانوں کا زبردست استقبال کیا۔ اس کے بعد مہمان دارالحفظ والتجوید تشریف لے گئے۔ وہاں طلبہ کی تعلیمی استعداد، تربیتی صلاحیت حفظ و قرات، عربی مکالمے اور استقبالیہ میں طلبہ کی ذرا انگریز، عربی تقاریر سن کر حیرت میں ڈوب کے رہ گئے اور جب ایک طالب علم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت فاطمہؑ کے کلمات رنج و غم اور تعزیتی حدیث یاد سے پڑھ کر سنائی تو سب کی آنکھیں پریم اور اشکبار بن گئیں۔

دورہ حدیث شریف کے طلبہ کے ہاسٹلوں کا معائنہ کرتے ہوئے دارالحدیث پہنچے جہاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ پہلے سے ان کے منتظر تھے۔ حضرت شیخ سے پرتپاک معانقہ اور مصافحہ کیا۔ اس دوران اساتذہ اور طلبہ دارالحدیث پہنچ چکے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث کی جانب سے مولانا انوار الحق صاحب نے مہمانوں کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اور مولانا غلام الرحمان صاحب مدرس دارالعلوم نے تعارفی کلمات کہے۔ اس کے بعد جامعۃ الازہر کے وائس چانسلر شیخ محمد طیب النجار نے مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں دارالعلوم حقانیہ، اس کے تعلیمی اور روحانی ماحول، تعلیم و تربیت اور جہاد افغانستان میں زبردست کردار کے پیش نظر اسے "الازہر القیم" قرار دیا اپنی تقریر اگلے شمارہ میں انشاء اللہ شائع ہوگی۔